مولانا عبد المنان مظاہری کا سانحہ ارتحال

خطہ سیمانچل کا ایک علمی چراغ جو بجھ گیا

ڈاکٹر ابو حماد فریدی

salahuddinq12@gmail.com

حضرت مولانا عبد المنان صاحب مظاہری کٹیہاری، 24 ستمبر بروز جمعرات وقت شام چار بجے اس دار فانی سے ہمیشہ کے لیے سفر آخرت کو کوچ کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا کا تعلق گاؤں سس . پور، ضلع کٹیہار، سے تھا، آپ کئی سال سے علیل تھے، ابتدائی تعلیم مقامی مدرسہ میں حاصل کرنے کے بعد مدرسہ فیاض المسلمین بائسی، پورنیہ، میں داخل ہوئے، پھر علوم اسلامیہ کی پڑھائی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور میں کی اور 1966ء دورہ حدیث شریف سے فراغت حاصل کی۔

حضرت مولانا علاقے کے مشہور عالم دین حضرت مفتی الیاس صاحب مظاہری رحمتہ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے بھائی تھے، دورہ حدیث سے فراغت کے بعد بنگال کے ایک سرکاری مدرسہ میں جو مالیگاؤں میں واقع ہے، بحیثیت استاذ مقرر ہوئے، آپ کی پوری حیات مستعار اسی مدرسہ میں دینی خدمات انجام دیتے ہوئے گذری، قوم کے سینکڑوں ہزاروں نونہالان قوم کو زیور علم سے آراستہ کیا، آپ اپنی ڈیوٹی میں بے انتہاء مخلص تھے، اور اپنے ذمہ تمام ذمہ داریوں کو بخوبی انجام دیتے رہے۔ 2008ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے، اور حج بیت اللہ کی دولت سے سرفراز ہوئے۔ آپ کے رفقائے درس میں حضرت مولانا سلمان صاحب مظاہری رحمتہ اللہ علیہ، ناظم مدرسہ مظاہر علوم، ہیں۔

حضرت مولانا سلمان صاحب مظاہری کا انتقال پر ملال 20 جولائی 2020ء کو ہوا، آپ ایک قدر آور شخصیت کے مالک تھے اور مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کے ایک طویل عرصہ تک ناظم عمومی رہے۔ حضرت مولانا عبد المنان صاحب مظاہری

رحمتہ اللہ علیہ نے وقت کے کن کن نامور شیوخ سے کتب احادیث پڑھیں، اس کی تفصیلات درج ذیل پیراگراف سے موجود ہیں جو حضرت مولانا سلمان صاحب مظاہری کے مختصر سوانحی خاکہ سے متعلق ہے۔

"حضرت مولانا محمد سلمان صاحب مظاہری 10 اکتوبر 1946 کو پیدا ہوئے-1962 میں پندرہ سال کی عمر میں مظاہر علوم سہارنپور میں درس نظامی کی تحصیل کے لیے داخل ہوئے اور 1966 میں فارغ التحصیل ہوئے- انہوں نے حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی سے صحیح بخاری، حضرت مولانا منور حسین سے صحیح مسلم، سنن نسائی اور ترمذی پڑھی۔ حضرت مفتی مظفر حسین سے سنن ابو داؤد اور مشکات المصابیح کا کچھ حصہ پڑھا-مشکات المصابیح "باب کبیرہ گناہ" سے آگے حضرت محمد یونس جونپوری سے پڑھا-حضرت مولانا اسد اللہ رامپوری سے عقیدہ طحاویہ اور شرح معانی الآثار کی کتابیں پڑھیں۔ ان کو حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی سے خلافت بھی حاصل تھی۔ مظاہری 1968 میں مظاہر علوم سہارنپور کے مدرس منتخب ہوئے- 1972 میں جلالین ان کے زیرِ درس آئی۔ 1976 میں حدیث کے استاذ ہوئے اور مشکات المصابیح کا درس دیا- حضرت مولانا مظاہری کو 1992 میں مظاہر علوم سہارنپور کی مجلس شوری نے نائب ناظم منتخب کیا-اور 30 جولائی 1996 کو تفویض کر کے ناظم مقرر کیا- محمد طلحہ کاندھلوی نے حضرت مولانا سلمان کو خانقاہ خلیلیہ کا سجادہ نشین بھی منتخب کیا تھا-حضرت مولانا مظاہری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اور مجلس شوریٰ ندوۃ العلماء کے رکن تھے-مظاہری محمد زکریا کاندھلوی کے داماد اور تبلیغی جماعت کے سربراہ محمد سعد کاندھلوی کے سسر تھے-"

{ماخوذ از اردو ویکیپیڈیا}

واضح رہے کہ مذکورہ بالا پیراگراف میں مولانا منور حسین سے مراد مولانا منور حسین صاحب کشن گنجی، التاباڑی، معروف بہ شیخ الحدیث دارالعلوم لطیفی کٹیہار و خلیفہ حضرت مولانا ذکریا کاندھلوی، ہیں۔ واقعہ ہے کہ حضرت مولانا دارالعلوم لطیفی میں 1360ھ / مطابق 1914ء میں بحیثیت استاذ مقرر ہوئے تھے جہاں آپ پوری حیات دینی خدمات انجام دیتے رہے، مگر درمیان میں یعنی 1385ھ / 1965ء میں تقریباً ایک سال کے لیے وقتی طور پر مظاہر علوم سہارنپور آ گئے تھے ساور دورہ حدیث شریف میں کئی کتب حدیث زیر درس تھیں۔ {تفصیل کے لیے دیکھیں 'علمائے مظاہر علوم سہارنپور اور ان کی

علمی و تصنیفی خدمات'، جلد پنجم، صفحہ، 83-78، بعنوان حضرت مولانا منور حسین صاحب پورنیہ، بہار استاذ حدیث جامعہ مظاہر علوم سہارنپور و شیخ الحدیث دار العلوم لطیفی کٹیہار}

اس تاریخی حوالے کے مطابق حضرت مولانا عبد المنان صاحب حضرت مولانا منور حسین کشن گنجی، التاباڑی کے شاگرد ہوئے۔ حضرت مولانا کی غالباً کوئی تصنیف نہیں ہے، تاہم، آپ اپنی پوری زندگی ہمہ تن گوش ہو کر علمی رمز وشناس افراد کرتے رہے، جو آپ کے لیے عظیم صدقہ جاریہ ہے۔ عوام اور علماء طبقہ میں آپ کی شناخت و پہچان ایک باوقار دینی، علمی، اور مصلح شخصیت کی ہے، آپ کو ہمیشہ اصلاح دین کی فکر رہتی، اسلامی تہذیب و تمدن کو فروغ دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے، امر بالمعروف و نہی عن المنکر آپ کی خصوصیات میں تھی۔اسی فکر و تدبر کا نتیجہ تھا کہ آپ نے اپنے تمام صاحبزادوں کو دینی تعلیم دلائی۔ اور قرب وجوار میں آپ کا خانوادہ "علمی و دینی گھرانہ " سے نام موسوم ہے جو ایک بڑی سعادت اور نیک بختی کی بات ہے۔

ذیل میں چند تاثرات پیش ہیں جن سے حضرت مولانا کی حیات و خوبیاں اجاگر ہوتی ہیں۔

تاثرات مولانا ثوبان

مولانا ثوبان صاحب نے حضرت مولانا عبد المنان صاحب سس. پوری، کے انتقال پر ملال کی خبر دیتے ہوئے کہا کہ:" انتہائی افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہمارے چھوٹے چچا جو ہمارے سرپرست، گارجین بھی تھے، مفتی فیضان صاحب کے والد محترم الحاج مولانا عبد المنان صاحب مظاہری ابھی تھوڑی دیر قبل اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف حضرت مولانا سلمان صاحب مظاہری، ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ اللہ تعالی چچاجان کی بال بال مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

تاثرات محمد شاداب اعظم قاسمی عماد پوری

میرے لئے بہت ہی دکھ بھری خبر

مفتی فیضان سرور صاحب مظاہری استاذ جامعہ امدادیہ مادھے پور، بارسوئی کٹیہار، ورفیق محترم مولانا معراج انور ندوی(سس . پور، جو ابھی استنبول ترکی کے کسی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں) کے والد محترم جناب مولانا عبدالمنان صاحب مظاہری دار فانی سے دار بقاء کوچ کر گئے، مرحوم بہت دنوں سے بستر علالت میں تھے۔ تمام حضرات سے دعاء مغفرت کی درخواست ہے۔ جملہ قارئین کم از کم تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر ضرور دعاء فرمادیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، اعلیٰ علیین میں مقام مرحمت فرمائے،اور جملہ اہل خانہ متعلقین، متوسلین خصوصاًہمارے بڑے بھائی مفتی فیضان سرور صاحب مظاہری، اور میرے رفیق محترم مولانا معراج انور ندوی کو صبر جمیل مرحمت فرمائے... آمین

تاثرات محمد شاداب اعظم قاسمی عماد پوری

قاضی شریعت دارالقضاء امارت شرعیہ سمری بختیاپور پور، سہرسہ

تاثرات مولانا معین کوثر قاسمی

یقیناً بے پناہ افسوس کی بات ہے۔ بلاشبہ حضرت مولانا بے شمار خوبیوں کے ساتھ ہم جیسے چھوٹوں کی سرپرستی۔ خبر گیری اور حوصلہ افزائی کرنے والے تھے۔ حضرت مولانا مرحوم مدرسہ فیاض المسلمین بائسی پورنیہ میں میرے والد محترم الحاج ماسٹر محمد عمادالدین "متعہ اللہ بالصحۃ والعافیۃ" کے درسی ساتھی۔ حضرت مولانا مفتی الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت مولانا امام الدین صاحب علیہ الرحمۃ دارالعلوم بہادر گنج کے سب سے چھوٹے بھائی۔ اور نماز عیدین کے سابق امام وخطیب تھے۔ اللہ تعالی حضرت مولانا مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے اور اعلی علیین میں جگہ عنایت کرے۔ آمین

غم زدہ وتعزیت کنندہ:

معین کوثر قاسمی، جامعہ رحمانی مونگیر

تاثرات مولاناناظر انور قاسمی

جیساکہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ ابھی چار روز قبل "سہس پور گاؤں" کے بزرگ عالم دین حضرت مولانا عبد المنان ص مظاہری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کا عظیم سانحہ پیش آیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلاشبہ حضرت مولانا مرحوم ہم جیسے چھوٹوں کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کرنے والے تھے۔ حضرت مولانا عبد المنان ص مظاہری ایک علمی۔ ادبی و دینی خانوادے سے وابستہ اور حضرت مولانا مفتی الیاس ص مظاہری علیہ الرحمۃ سابق استاذ و پرنسپل مدرسہ بڑا عید گاہ پورنیہ و خلیفہ حضرت مولانا امام الدین ص رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم بہادر گنج کے برادر خورد تھے۔

مولانا مرحوم 1966ء کو مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور سے فراغت کے بعد ہائی مدرسہ مالیگاؤں بنگال میں سرکاری ملازمت حاصل کی۔ پھر 2008ء کو ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد حج بیت اللہ کی دولت سے سرفراز ہوئے۔ آپ کے درسی ساتھیوں میں سرفہرست حضرت مولانا سلمان ص مظاہری رحمۃ اللہ علیہ سابق ناظم مدرسہ مظاہر علوم ہیں۔

حضرت مولانا مرحوم بے شمار خوبیوں اور خصوصیات کے حامل تھے۔ نماز۔ صدقہ اور تلاوت قرآن مجید سے عشق و محبت کا تعلق تھا، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ: آپ ہمیشہ براہ راست یا فون پر اپنے افراد خانہ اور متعلقین کو نماز اور تلاوت کی تلقین فرماتے۔ اور یہ فرماتے کہ "آپ سب کچھ کرسکتے ہیں مگر اللہ کو چھوڑ کر کچھ بھی نہیں کرسکتے"۔ غربا مساکین اور مدارس پر صرف خرچ ہی نہیں کرتے بلکہ علاقے کے جو بھی مدرسہ والے مالی فراہمی کے لئے سہس پور آتے تو ان کے قیام وطعام کا انتظام مولانا مرحوم ہی کے گھر پر رہتا۔

حضرت مولانا کی ایک خاصیت یہ بھی تھی کہ آپ یومیہ ہر چھوٹی بڑی چیز کو اپنی ڈائری میں نوٹ کر لیتے تھے۔ کسی کا روپیہ بھی اگر باقی رہتا تو اسے بھی نوٹ کر لیتے اور جب تک اسے واپس نہ کر دیتے ان سے جب بھی ملاقات ہوتی توبہ طور یاد دہانی فرماتے کہ: تمہارا ایک روپیہ میرے ذمے ہے۔

منکرات جیسے جھوٹ۔ خیانت۔ اور بے پردگی سے آپ کو بے پناہ نفرت تھی جب بھی کوئی امر منکر دیکھتے تو خاموش نہیں بیٹھتے بلکہ بروقت اسے روکتے اور ٹوک دیتے۔ اپنی فراست اور بردباری سے اپنے افراد خاندان کو ایک لڑی میں پروئے رکھنے کا بہترین ہنر بھی جانتے تھے۔ بلاشبہ آج کے قحط الرجال دور میں ایسی شخصیت کا ہمارے درمیان سے رخصت ہو جانا ہم سب کے لئے ناقابل تلافی نقصان و خسارہ ہے۔ اللہ تعالی حضرت مولانا مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں جگہ عنایت کرے۔ آمین

ناظر انور، استاذ المعہد العالی حیدرآباد

مولانا ثوبان صاحب کہتے ہیں کہ اپنے چچاجان حضرت مولانا عبد المنان صاحب کی وفات سے تین دن قبل میری بات ہوی تھی، اس بیماری کی حالت میں بھی آپ ہمیشہ کی طرح ہر کسی کی خبر گیری کی۔ حضرت مولانا کے اندر ایک یہ خاص بات یہ بھی تھی کہ علاقے کی غریب اور بیوہ عورتوں کو جب بھی کوئی مالی ضرورت پیش آتی تو وہ حضرت مولانا کے گھر آتیں اور حضرت مولانا حسب مقدور ان کی مدد فرماتے، انہیں عورتوں میں کچھ آپ کے آپ پاس اپنا ودھواپینشن کی رقم بھی جمع رکھتیں، ابھی لاک ڈاون میں جب میں گھر تھا تو ایک عورت آئی اور وہ 990 روپئے آپ کو بطور امانت رکھنے دیئے، میں نے دیکھا کہ اس میں کھدرا پیسے تھے، تھوڑی دیر بعد جب ہمیں چینج کی ضروت پڑی تو میں نے چھوٹے چچا سے کہا ہمیں 500 کا کھدرا چاہیے، تو آپ نے فرمایا میرے پاس نہیں ہے، میں نے کہا ابھی تھوڑی دیر پہلے تو فلاں عورت دی ہے، آپ نے فرمایا کہ کیا وہ امانت میں خیانت نہ ہو گی، میں خاموش ہو گیا، تھوڑی دیر بعد جب مفتی فیضان صاحب آئے تو ان سے مسئلہ پوچھا، مفتی صاحب نے کہا ہاں خیانت ہو گی۔ تو یہ تھی مولانا موصوف کی امین ہونے ایک ادنیٰ سی مثال۔ اللہ آپ تمام کو جزائے خیر دے۔

مولانا کوثر صاحب آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت مولانا بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ اور عند اللہ مقبول ہونے کی دلیل چاروں طرف آسمانی بارش اور زمینی سیلاب ہونے کے باوجود نماز جنازہ میں لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر رہے جس میں مجھے بھی شرکت حاصل ہے۔ غفرہ اللہ تعالی وأدخلہ فسیح جنانہ۔

حضرت مولانا عبد المنان صاحب مظاہری کٹیہاری وقت کے یکے از نایاب گہر تھے، آپ کے انتقال سے یقیناً ایک علمی خلا پیدا ہوا ہے۔ آپ اپنے مذہبی تشخص، دینی جذبہ، فکر اصلاح امت، فراخ دلی، ضیافت ضیوف، تعاون فی سبیل اللہ اور بے مثال امانت و دیانت کی وجہ سے ہمیشہ ہمارے درمیان رہیں گے۔ اللہ سبحانہ و تعالی حضرت مولانا کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔